(بقیہ اشارات) ایک بار وہ فلسفہ ٹوٹ جائے جو روسی نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ بخلاف اس کے اگر بزدلی اور مفاد پرستی کی راہ اختیار کی گئی تو اشتراکیت کی فکری شکست کا جو موقع آج پیدا ہوا ہے وہ ضائع چلا جائے گا۔

خاص طور سے اس مرحلے پر اہل پاکستان پر بہت ہی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ فعالانہ اور عزیمت مندانہ اقدام کر کے اپنا تاریخی حصہ صحیح طور پر اگر ادا کر دیں تو دنیا کے لیے مستقل امن کی راہ کھل جائے گی۔ ایسے تاریخی معرکوں میں چند ہزار یا چند لاکھ جانوں کا جانا یا آبادیوں اور سڑکوں اور سرکاری عمارتوں کا تباہ ہو جانا بہت ہی معمولی بات ہے۔ کوئی بھی خارجی قوت سارے پاکستان پر اپنی فوجیں پھیلا کر بھی اگر یہ محسوس کرے کہ وہ یہاں کی آبادی کو غلام یا آلۂ کار نہیں بنا سکی ہے تو وہ چارو ناچار پیچھے ہٹ کر سکڑ جائے گی۔

اُوپر جن کوششوں کا ذکر ہوا ہے، یہ اسلام سے محبت رکھنے والی ہماری اکثریت کے خلاف ایک ایسی سرد جنگ کی حیثیت رکھتی ہیں، جن کا مقصد ہمارے عزائم اور حوصلوں کو وقت سے پہلے شکست دینا ہے۔

ان سب کا توڑ صرف یہ شعور ہے کہ اسلام ایک ایسی تحریک جہاد ہے جس میں کثرت و قلت یا فتح و شکست سے بے نیاز ہو کر خدا کے پرستار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابی سپاہی سچائی کے موقف سے باطل طاقتوں سے ہمیشہ نبرد آزما رہے ہیں۔ اس تحریک جہاد نے مکّہ کے غلاموں تک کو سرداران قریش کے مضبوط مشرکانہ نظام کے خلاف اُٹھا کھڑا کیا اور ۱۳ برس تک عقوبتیں سہنے کے باوجود کوئی ایک فرد بھی اپنے موقف سے نہیں ہٹا۔ بیعت عقبہ منعقد کرنے والوں نے اس حقیقت کو پالیا کہ وہ اسود و احمر کے خلاف جنگ کا پیمان باندھ رہے ہیں۔ بدر کے میدان میں وہ تحریک ایک بڑی فوجی قوت کے مقابلے میں قلیل التعداد اور بے سروسامان سپاہ کو لائی۔ اور نتیجہ ایسا نکلا کہ پورا فلسفۂ فتح و شکست بدل گیا۔ مسلمانوں نے اپنی ساری تاریخ میں زیادہ تر جنگیں دشمن سے کم تر فوجی قوت کے ذریعے جیتیں۔

اس محمدی تحریک جہاد نے طارق و موسیٰ اور صلاح الدین ایوبیؒ اور محمد بن قاسم جیسے سپہ سالار